ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۲۶ محرم ۱۳۵۵ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۴۲

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کے متعلق "احسان" میں صریح کذب بیانیاں

اخبار "احسان" جو کافی عرصہ تک احرار کا بے دام غلام رہ چکا۔ اور ان کی ہر حرکت کی تائید وحمایت کرنا اپنا فرض سمجھتا رہا ہے۔ اب نہ صرف احرار کی فتنہ انگیزیوں، دروغگوئیوں۔ اور فریب کاریوں سے اچھی طرح آگاہ ہو گیا ہے۔ بلکہ نہایت بُری طرح ان کا نشانہ بھی بن چکا۔ اور بہت کچھ واویلا مچا رہا ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کے خلاف احراری فتنہ پردازوں کی ہر ایک شرارت اور دروغگوئی کو وحی آسمانی سمجھ کر فوراً ایمان لے آتا ہے۔ اور اسے دُور دُور تک پھیلانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ حالانکہ جب اس پر ثابت ہو چکا ہے اور وہ لکھ چکا ہے۔ کہ "مجلس احرار" "ٹھگوں کی ٹولی" اور "چوروں کی جمعیت" ہے۔ اس مجلس کے کرتا دھرتا لوگوں کے اقوال و افعال ہر لحاظ سے پایۂ اعتبار سے ساقط ہیں۔ اور یہ بظاہر "اسلام پرستی اور حریت نوازی کے بلند بانگ دعاوی کرتی ہے۔ لیکن دراصل عوام کالانعام کی طرح غرض پرستیوں کی اسی دلدل میں پھنسی ہوئی ہے جس کی لازمی خصوصیات سرکار کی کاسہ لیسی کی منچی (?)۔ اور برادریوں کے نام پر حصول عزوجاہ کی خواہش کا بانی ہیں۔" احرار کا تمام شور و شر عوام کو دھوکہ دینے کے لئے ایک "ڈھونگ" ہے۔ "وحدت اسلامی کو برباد کرنے والی فتنہ انگیزی" ہے "شر انگیزی اور ہٹ دھرمی" ہے۔ اور انہی انکشافات کی وجہ سے اب وہ "حضرت مولانا مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی صدر مجلس احرار اسلام" کی بجائے "میاں حبیب الرحمٰن" لکھتا۔ اور انہیں "ابوجہل عمرو بن ہشام کا مثیل" بتاتا ہے۔ تو پھر اسے احرار کی جماعت احمدیہ کے خلاف ہر بات کو بھی شائع کرنے سے قبل عقل و دانش کی کسوٹی پر پرکھنا اور عدل و انصاف کی نظر سے دیکھنا چاہیئے۔ اور تمام دُنیا کے خالق و مالک کا یہ ارشاد پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ کہ يا ايها الذين امنوا كونوا قوامين لله شهداء بالقسط ولا يجرمنكم شنان قوم على الا تعدلوا۔ اعدلوا هو اقرب للتقوى واتقوا الله ان الله خبير بما تعملون۔ یعنی خواہ کسی قوم سے تمہاری کتنی دشمنی اور عداوت ہو۔ اس کے متعلق بھی تمہیں عدل و انصاف کے دامن کو ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جو کچھ تم کرتے ہو۔ خدا تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔

ہمارا خیال ہے۔ کہ اخبار "احسان" اگر اس ارشاد الٰہی کو پیش نظر رکھ کر ان دروغگوئیوں اور کذب بیانیوں کو دیکھے۔ جو ٹھگوں کی ٹولی۔ اور چوروں کی جمعیت کے کارندوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کے متعلق اس کے پاس پہنچتی ہیں۔ اور عدل و انصاف کے ترازو پر انہیں تولے۔ تو قطعاً ان سے اپنے صفحات کو آلودہ نہ کرے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس بارہ میں وہ انصاف کے گلے پر نہایت کند چھری پھیرتا ہوا نظر آتا اور بے حد غیر محتاط رویہ اختیار کرتا ہوا پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ اس کے ۱۷۔ اپریل کے پرچہ سے ظاہر ہے۔ اس میں "احسان" نے دو علیحدہ علیحدہ ایسی تحریریں "نامہ نگار" کی طرف سے شائع کی ہیں۔ جن میں گو مجلس مشاورت کا ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن جو کچھ لکھا ہے۔ سراپا جھوٹ اور کذب ہے۔ اور کوئی ایک بات بھی ایسی نہیں جس میں صداقت کا شائبہ تک پایا جائے۔

مثلاً پہلی تحریر جو "مجلس مشاورت میں مرزا محمود کا نادر شاہی حکم" اور "تمام مرزائی انجمنوں کا نظم و نسق بدل دیا جائے" کے عنوانات سے شائع کی گئی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ "مرزا محمود نے مجلس مشاورت میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ چاہتے ہیں۔ کہ اس سال تمام مرزائی جماعتوں کے نظم و نسق کو یکلخت بدل دیا جائے۔ تمام پرانے عہدیدار سبکدوش کر دیئے جائیں۔ اور نئے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آئے۔ مرزا جی کا یہ نادر شاہی حکم شائد اس لئے ہے۔ کہ یہ عہدیدار وقت پر چندہ نہیں بھیجتے۔ مرزا جی کا ارادہ ہے کہ نصرت گرلز سکول کی چند استانیوں کو بھی برطرف کر دیا جائے"۔

ان سطور کا ایک ایک لفظ سراسر غلط۔ اور خلاف واقعہ ہے۔ اور کسی ایسے شخص کی دروغگوئی ہے۔ جسے اتنا بھی معلوم نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کا اصل اصول کیا ہے۔ ہر وہ شخص جو جماعت احمدیہ میں سچے دل اور اخلاص کے ساتھ داخل ہوتا۔ اور احمدیت کو دین و دُنیا کی کامرانی کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ وہ پہلے ہی دن اپنی جان و مال۔ عزت و آبرو۔ آرام و آسائش۔ غرضیکہ اپنا سب کچھ اپنے امام کے سپرد کر دیتا ہے اور پھر ہر وقت اس بات کے لئے تیار رہتا ہے کہ اس سے خدا تعالیٰ کے دین کے لئے جو بھی مطالبہ کیا جائے۔ اور جو بھی قربانی طلب کی جائے اسے پورا کرنے کے لئے وہ انتہائی کوشش کرے۔ اب غور فرمایئے۔ جو جماعت اس بنیاد پر قائم ہے اس کا امام اگر سابقہ نظام کو کلیتہً بدل کر بالکل نیا نظام بھی قائم کر دے۔ تو کیا حرج ہے۔ اور کسی کو اس کے متعلق اعتراض کرنے کا کیا حق ہے۔ لیکن "احسان" نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ تو ہے ہی بالکل غلط۔ مجلس مشاورت میں نہ تو پرانے عہدہ داروں کو سبکدوش کرنے کا کوئی ذکر آیا ہے۔ نہ استانیوں کو برطرف کرنے کا سوال پیدا ہوا۔ اور نہ نظم و نسق بدلا گیا ہے۔ البتہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ضرور فرمایا ہے۔ کہ اس عظیم الشان مقصد کو مدنظر رکھ کر جسے پورا کرنے کے لئے جماعت احمدیہ قائم کی گئی ہے۔ ہر ایک احمدی اپنی جانی اور مالی قربانیوں میں اضافہ کر دے۔ اور منزل مقصود تک پہونچنے کے لئے تیز گام ہو جائے۔ اس ارشاد کو جو مختلف پہلوؤں کو پیش کرتے ہوئے فرمایا گیا۔ تمام نمائندگان مجلس نے حرف بحرف گوش دل سے سُنا اور اس پر عمل کرنے کا اقرار کیا۔ بلکہ یہ بھی عہد کیا۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں سے بھی اس پر عمل کرائیں گے۔

اسی طرح دوسری تحریر بھی بالکل بے بنیاد اور سراسر جھوٹی باتوں پر مشتمل ہے۔ اور کسی ایسے مفتری کی معلوم ہوتی ہے۔ جسے مجلس مشاورت کی ہوا تک بھی نہیں پہونچی۔ کجا یہ کہ اسے کوئی بات سننے کا موقعہ ملا ہو۔ اس قسم کی غلط بیانیوں اور افترا پردازیوں سے ہمارا تو کچھ نہیں بگڑتا۔ لیکن وہ لوگ جو ان کا...

نظارت دعوۃ و تبلیغ کا ٹریکٹوں کے متعلق ضروری اعلان

اس وقت تک ٹریکٹوں کے انیس نمبروں میں سے تیرہ نمبر ایسے ہیں۔ جو سلسلہ وار عقائد احمدیہ کے متعلق ہیں۔ جن میں مخالفوں کے اعتراضوں کو مدنظر رکھکر ان پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ چونکہ احرار جابجا جلسے کر کے ایک طرف وہ اس بات کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ انکے بالمقابل ہمارے قائم کردہ جلسوں میں لوگ شریک نہ ہوں۔ مبادا انہیں حق و باطل میں تمیز کرنے کا موقع مل جائے اور دوسری طرف وہ اپنے جلسوں میں جماعت احمدیہ کے متعلق ہر قسم کے بہتان اور جھوٹ سے کام لے رہے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ جہاں بھی جماعت احمدیہ کے خلاف احرار جلسہ کریں لوگوں کو حقیقت سے باخبر کرنے کے لئے ٹریکٹوں اور اشتہاروں کے ذریعہ کام لیا جائے۔ میں یہ سلسلہ نئے سال میں پہلے کی طرح پھر شروع کرنے والا ہوں۔ لیکن مجھے اس بات کی بھی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ کہ سٹاک میں سابقہ ٹریکٹوں کا بھی ذخیرہ ہو۔ تاکہ جماعتوں کی ضرورت کو بروقت پورا کرسکوں۔ بعض جماعتوں نے مثلاً ٹریکٹ ۱۴، ۱۵، ۳ متعدد بار طلب کئے ہیں۔ اور انہیں ان کی خاطر سہ بار طبع کرایا گیا ہے۔ اگر کارکنان جماعتہائے مجھے مطلع کریں کہ مندرجہ ذیل نمبروں میں سے کون سے نمبر کتنی تعداد میں انہیں چاہئیں۔ تو میں یکجائی طور پر اندازہ کر کے ان سابقہ ٹریکٹوں کو دوبارہ چھپوا لوں۔ ٹریکٹ ۲۰ مئی کے پہلے ہفتے میں جماعتوں کو بھیجا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ احباب اپنے ذمہ کی رقوم بھیجکر مشکور فرمائیں۔

ٹریکٹ جو آج تک دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے شائع ہوئے حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ ٹریکٹ نمبر ۱۔ خلیفۃ اللہ امام الزمان اور مجدد دوران کو پہچانو۔ (۲) ٹریکٹ ۲۔ احمدیت کے خلاف سیبارت کے سلسلہ مضامین پر اجمالی نظر (۳) تبلیغی ٹریکٹ ۳۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد غیر تشریعی نبوت کے اجراء کا قائل کافر ہے۔ (۴) تبلیغی ٹریکٹ ۴۔ وقت مقررہ پر نصف صدی بھی گزر گئی۔ اور تعجب ہے۔ کہ آنے والا نہ آیا۔ (۵) ٹریکٹ ۶۔ مصلح ربانی کی طرف سے صلح کا پیغام (۶) التبلیغ ۷۔ پیغام حق "ضرورت زمانہ و علامات مسیح و مہدی" (۷) التبلیغ ۸۔ پیغام حق "دانیال نبی کی پیشگوئی کا مصداق ٹھیک وقت پر آگیا" (۸) تبلیغی ٹریکٹ ۹۔ "اس صدی کا مجدد کون ہے" (۹) ٹریکٹ ۱۰ دس پیشگوئیاں (۱۰) ٹریکٹ ۱۳ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ (۱۱) ٹریکٹ ۱۴ رسالتمآب خاتم النبیین کی توہین کون کر رہا ہے (۱۲) تبلیغی ٹریکٹ ۱۵ عقیدہ ختم نبوت جماعت احمدیہ کا جزو ایمان ہے۔ (۱۳) تبلیغی ٹریکٹ ۱۶ آیت خاتم النبیین کی صحیح تفسیر۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان)

ٹیریٹوریل فورس کی بھرتی

کمانڈنگ آفیسر صاحب ٹیریٹوریل فورس ۱۱/۱۵ پنجاب رجمنٹ کی بھرتی کے لئے دورہ پر آرہے ہیں۔ مندرجہ ذیل مقامات پر احمدی نوجوانوں کی بھرتی کریں گے۔ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ خاص طور پر توجہ کریں۔ اور احمدی نوجوانوں کو مہیا کر کے ہمارے رکروٹروں کے ذریعہ یا خود پیش کریں۔ پروگرام حسب ذیل ہے:۔

مورخہ ۲۵۔ اپریل ۱۹۳۶ء قادیان حضرت صاحبزادہ کیپٹن مرزا شریف احمد صاحب کی کوٹھی میں صبح ۹ بجے۔ رکروٹر۔ نائک محمد دین صاحب گیانی۔ سپاہی محمد شفیع۔ سپاہی عمر دین۔ سپاہی عبدالرحمان۔ سپاہی فیروز الدین۔ سپاہی علم دین۔ لانس نائک محمد عبداللہ صاحب۔ سپاہی غلام فرید۔ سپاہی عزیز۔

مورخہ ۲۷۔ اپریل ۱۹۳۶ء جڑانوالہ۔ ڈاک بنگلہ ۹ بجے صبح:۔

" ۲۸ " " لائل پور ڈاک بنگلہ ۷ بجے صبح:۔ رکروٹر۔ حوالدار بشیر احمد صاحب حوالدار محمد عبداللہ صاحب۔ حوالدار عبدالغنی صاحب۔ سپاہی برکت علی و خیر دین۔

مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۳۶ء۔ خانیوال۔ ڈاک بنگلہ۔ ۸ بجے صبح۔ رکروٹر۔ نائک غلام قادر صاحب۔

مرزا شریف احمد۔ قادیان

ماسٹر عبدالعزیز صاحب افریقی کے متعلق نظارت امور عامہ کا اعلان

نظارت ہذا کی طرف سے ایک اعلان ۱۹ مارچ ۱۹۳۶ء کے الفضل میں اس امر کا کیا گیا تھا۔ کہ ماسٹر عبدالعزیز صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی افریقی کے متعلق شکایات موصول ہوئی ہیں۔ کہ وہ نظام سلسلہ اور بزرگان سلسلہ کے خلاف نہایت بیباکانہ طور پر اعتراضات کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ کہ اس کی تحقیقات ہو رہی ہے۔

ہماری تحقیقات ابھی جاری تھی۔ اور اس سے اس الزام کی تصدیق ہو رہی تھی۔ کہ اتنے میں ماسٹر صاحب موصوف نے خود ایک خط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور لکھا۔ جس میں تحریر کیا۔ کہ "مجھے میری بیوی۔ تین لڑکے اور ایک لڑکی کو اپنی بیعت سے خارج سمجھیں"۔ نیز یہ لکھا کہ میرے اور رشتہ دار اور دوست بھی حضور کی طرف سے بدظن ہو گئے ہیں۔ لیکن "یہ امر بعد میں ظہور پذیر ہوگا"۔ جس کا مطلب یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ اور لوگ بھی ان کے دوستوں اور رشتہ داروں میں سے آپ کی بیعت سے خروج اختیار کریں گے۔ مگر گذشتہ ایسٹر کی تعطیلات میں مجلس مشاورت کے موقعہ پر ماسٹر صاحب موصوف کے دو بھائی قادیان میں آئے۔ اور انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور حاضر ہو کر اپنی عقیدت مندی کا اور اپنے بھائی کے فعل سے سخت بیزاری کا اظہار کیا۔ اور اپنی طرف سے حضور کو یقین دلایا۔ کہ وہ آئندہ اپنے بھائی کے ساتھ کسی قسم کا تعلق رکھنا پسند نہیں کریں گے۔ پس احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ ماسٹر عبدالعزیز صاحب موصوف کو جماعت سے خارج سمجھا جائے۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق صلیبی موت کا ناقابل تسلیم عقیدہ

مجلسِ ارشاد قادیان کے ہفتہ وار اجلاس میں ابوالعطاء مولوی اللہ دتا صاحب کی تقریر

مجلس ارشاد قادیان کے ہفتہ وار اجلاس منعقدہ ۱۶ - اپریل ۱۹۳۶ء میں ابوالعطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری نے حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیبی موت سے محفوظ رہنے پر عربی زبان میں ایک دلچسپ تقریر کی جس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے - (ایڈیٹر)

حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت کا مسئلہ یہود. نصاری - اور مسلمانوں میں ایک نہایت اہم اختلافی مسئلہ ہے. عیسائیت کی بنیاد ہی اس عقیدہ پر ہے. کہ حضرت مسیح صلیب پر وفات پاکر لعنتی ہوئے. اور انہوں نے اس طرح عیسائیوں کو شریعت کی لعنت سے آزاد کر دیا. اس عقیدہ کے متعلق چار مشہور اقوال ہیں :-

(۱) یہودیوں کا عقیدہ یہ ہے. کہ مسیح صلیب پر مار دیئے گئے - لہٰذا ثابت ہوا. کہ وہ اپنے دعوئے نبوت میں کاذب تھے. اور خدا تعالیٰ کی طرف سے (نعوذ باللہ) ملعون :-

(۲) عیسائیوں کا عقیدہ ہے. کہ بے شک حضرت مسیح صلیب پر مر کر لعنتی ثابت ہوئے لیکن وہ ابن اللہ تھے - اور نصاری کے گناہوں کا کفارہ ہوئے :-

(۳) عام غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے. کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے بچائے گئے - کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جسم سمیت آسمان پر اٹھا لیا - اور یہودیوں کا ہاتھ مسیح تک نہ پہونچ سکا :-

(۴) جماعت احمدیہ کا عقیدہ جسے قرآن مجید کی روشنی میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا. یہ ہے. کہ یہود نے حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر مار کر لعنتی ثابت کرنا چاہا - تا ان کا مشن دنیا سے نابود ہو جائے. لیکن جس طرح اللہ تعالیٰ نے جملہ انبیاء علیہم السلام کو مصائب و مشکلات کے باوجود اسی زمین پر دشمنوں کے ہاتھوں سے بچا تا رہا ہے. اسی طرح اس نے حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیبی موت سے نجات دی - بلاشبہ یہود نے رومی حکومت کے ذریعہ مسیح کو دار پر کھچوا دیا - لیکن وہ خدا جس نے ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں سے زندہ نکالا اسی خدا نے حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر سے زندہ اتارا :-

اس بارہ میں احمدیہ جماعت کا عقیدہ اس قدر واضح - اور اس قدر معقول ہے. کہ متعصب سے متعصب عقلمند عیسائی بھی اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے. میں نے وہ سرزمین دیکھی ہے. جس پر یہ عظیم الشان حادثہ وقوع پذیر ہوا - بلکہ میں خود اس حجرہ میں داخل ہوا ہوں - جہاں حضرت مسیح کو صلیب پر سے اتار کر رکھا گیا - اس میں بیک وقت تین چار آدمی کھڑے ہو سکتے ہیں - میں نے یہود کے احبار و علماء اور عیسائیوں کے پادریوں سے فلسطین میں اس موضوع پر بارہا گفتگو کی ہے. ان سے مناظرات کئے ہیں - انہیں بجز اس حقیقت کا اعتراف کئے کوئی چارہ نہیں رہا. کہ درحقیقت ہمارے پاس حضرت مسیح کے صلیب پر مرجانے کا کوئی قطعی ثبوت نہیں ہے :-

پہلے زمانہ کی صلیب اس زمانہ کی صلیب سے بالکل مختلف تھی - اس صلیب پر مرنے کے لئے بالعموم ۲۴ سے ۴۸ گھنٹے تک مصلوب کا صلیب پر لٹکا رہنا ضروری ہوتا تھا - مگر خود اناجیل کہتی ہیں - کہ حضرت مسیح زیادہ لمبے عرصہ تک صلیب پر نہیں رہے. ایک انجیل کی روایت کے مطابق صرف تین گھنٹے اور دوسری انجیل کے بیان کے مطابق زیادہ سے زیادہ چھ گھنٹے آپ کو وہاں رکھا گیا. یہودی وہاں موجود نہ تھے - حضرت مسیح کے شاگرد اور حواری پہلے ہی بھاگ چکے تھے - حاکم پیلاطوس خود مسیح کا معتقد اور اس کے بچانے کا خواہاں تھا - اس کی بیوی کا خواب اور اس کا مسیح کی بے گناہی کا اعلان - اور پھر صلیب دینے کے لئے اس کا جمعہ کا روز مقرر کرنا جس کے بعد یہودیوں کا سبت عظیم تھا - گویا اس طرح ضروری ہو گیا. کہ مسیح کو جلد صلیب سے اتار لیا جائے - نیز یہودیوں کو اپنے سبت کی تیاری کے باعث وہاں رہنے کا موقعہ ہی نہ ملے گا - یہ تمام باتیں بتاتی ہیں. کہ درحقیقت پیلاطوس نے حضرت مسیح کو بچانے کے تمام حیلے اختیار کئے تھے.

پھر یوسف یہودی کا جو مسیح کا خفیہ مرید تھا. حضرت مسیح کی صلیب گاہ کے قریب اسی دن باغ میں پتھر میں قبر کھدوانا - اور وقت مقررہ پر آکر لاش مانگنا - اور پیلاطوس کا بلا تحقیق اس کو لاش دے دینا - حالانکہ اس یوسف اور حضرت مسیح میں بظاہر کوئی علاقہ نہ تھا - اس بات پر روشنی ڈالتا ہے. کہ دراصل یہ تمام امور خود پیلاطوس نے تجویز کئے تھے - اور وہ اس طریق سے یہود کی آنکھوں میں خاک ڈالنے اور مسیح کے صلیب پر سے زندہ بحالت بے ہوشی اتار لینے میں کامیاب ہو گیا :-

مولوی صاحب نے سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا :- باوجودیکہ موجودہ اناجیل کی روایت نہایت کمزور ہے - اور وہ محرف ہو چکی ہیں - تاہم ان میں سے بھی کوئی شخص عیسائیوں میں سے ایک گواہ ایسا نہیں دکھا سکتا - جو یہ کہتا ہو. کہ میں نے اپنی آنکھوں سے مسیح کو صلیب پر مردہ دیکھا - زیادہ سے زیادہ اتنی بات ثابت ہو سکتی ہے. کہ حضرت مسیح کو صلیب پر لٹکایا گیا - اور یہ امر جیسا کہ میں ابھی کہہ چکا ہوں - احمدیہ عقیدہ کے ہرگز مخالف نہیں - اور خود قرآن مجید اپنے بیان میں اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے -

میں نے یہ مطالبہ ممالک عربیہ کے پادریوں سے کیا - تحریری اور تقریری طور پر کیا - مگر کوئی جواب نہیں دے سکا - اگر اناجیل کے بیانات پر غور سے نظر ڈالی جائے - تو وہ بیانات سراسر متناقض اور مختلف نظر آتے ہیں - اور ایسے متضاد بیانات کو کوئی عقلمند جج حضرت مسیح کی صلیبی موت کی بنیاد نہیں قرار دے سکتا :-

ایک مرتبہ حیفا میں ایک بہت بڑے ادیب سے جن کا نام علامہ انستاس الکرمی ہے - اس موضوع پر میری گفتگو ہوئی - وہ ہمارے نظریہ کو سن کر تعجب سے کہنے لگا. کہ اس طرح تو آپ عیسائیوں اور مسلمانوں سب سے مختلف عقیدہ رکھتے ہیں - میں نے کہا - اختلاف اگر معقول وجوہ اور واضح دلائل پر مبنی ہو - تو ایسے اختلاف کو ہمیں برا نہ ماننا چاہیئے - آپ غور کریں - کہ حضرت مسیح کی عزت کس عقیدہ میں ہے کیا ان کو مصلوب قرار دے کر لعنتی ماننا اچھا ہے - یا صلیب سے زندہ اور لعنت سے دور خدا کا مقرب بندہ ماننا بہتر ہے ؟ حضرت مسیح نے اپنی قوم کو صرف یونس نبی کا نشان دکھانے کا وعدہ دیا تھا - اگر مسیح صلیب پر مر جائیں - اور مردہ ہی قبر میں رکھے جائیں - تو ان کے اس واقعہ کی یونس کے نشان کے ساتھ مشابہت ثابت نہیں ہوتی - اور ہمیں ان کے اس ایک ہی متحدیانہ نشان کی تکذیب کرنی پڑے گی - پھر حضرت مسیح کی آہ و زاری اور ان کی عاجزانہ دعاؤں کو بھی جو انہوں نے موت سے بچنے کے لئے کیں - رائیگاں ماننا پڑے گا - اور طرفہ یہ کہ خود اناجیل میں ایک بھی ایسا عینی گواہ موجود نہیں - جو یہ کہتا ہو. کہ میں نے حضرت مسیح کو صلیب پر مردہ دیکھا - پس کوئی وجہ نہیں کہ حضرت مسیح کو صلیب پر مردہ تسلیم کیا جائے :-

اس پر وہ کہنے لگے - بلاشبہ آپ کا عقیدہ حضرت مسیح کی عزت کے لحاظ سے زیادہ اچھا ہے لیکن اناجیل میں حضرت مسیح کی صلیبی موت کے گواہ موجود ہیں - چنانچہ لکھا ہے. اتوار کی صبح جو عورتیں مسیح کی قبر پر گئیں - انہوں نے مسیح کو وہاں نہ پایا - میں نے کہا - اگرچہ اس بارہ میں بھی انجیلی بیانات مختلف ہیں تاہم میں تسلیم کر لیتا ہوں - کہ اس وقت حضرت مسیح قبر میں نہ تھے - لیکن اس سے یہ کیسے ثابت ہوا. کہ حضرت مسیح فی الواقعہ صلیب پر مر گئے تھے - اس پر وہ خاموش ہو گیا :-

مولوی صاحب نے آخر میں کہا سیدنا حضرت مسیح موعود

قادیان کی درسگاہیں اور احباب جماعت کا فرض

اس وقت جبکہ تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے میں احباب کو قادیان کی درسگاہوں سے فائدہ اٹھانے کی طرف پھر متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ نہ صرف یہ کہ قادیان کی درسگاہیں ہماری جماعت کی قومی درسگاہیں ہیں۔ جو جماعت کے مشترکہ چندہ سے چل رہی ہیں۔ اور ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ اپنے بچوں کو قادیان میں بھیج کر ان درسگاہوں کی ترقی کے لئے کوشاں ہو۔ بلکہ اس وجہ سے بھی کہ قادیان اس زمانہ کے مامور من اللہ کا تخت گاہ اور اس کے خلیفہ برحق کا صدر مقام ہے۔ اور اپنے اندر ان روحانی فیوض سے متمتع ہونے کا سامان رکھتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نازل فرمائے ہیں۔ اور فرما رہا ہے۔ کوئی مخلص احمدی جو استطاعت رکھتا ہے۔ اپنے بچوں کو اس نعمت سے محروم نہیں رکھ سکتا۔ جو قادیان میں تعلیم دلانے سے انہیں حاصل ہو سکتی ہے۔ حقیقتاً آجکل زمانہ میں مادیت اور دنیا پرستی کی جو زہر آلود ہوائیں دنیا کی فضا کو مسموم کر رہی ہیں۔ قادیان کی ہوا نہ صرف ان زہریلے اثرات سے محفوظ ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے مقدس مسیح کے پاکیزہ انفاس کے طفیل اس ہوا میں وہ تاثیر پیدا کر دی ہے جو مادیت اور بے دینی کے جراثیم کو ہلاک کر دیتی ہے۔ اسی لئے گذشتہ سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی ترقی کے لئے جو سکیم تجویز فرمائی تھی۔ اس کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی تھی۔ کہ احمدی احباب اپنے بچوں کو قادیان کی درسگاہوں میں تعلیم دلائیں۔ اور تاکید فرمائی تھی۔ کہ سوائے کسی معذوری یا مجبوری کے کوئی احمدی بچہ اس نعمت سے محروم نہ رکھا جائے۔ سو اب جبکہ نیا تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے۔ میں احباب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ تحریک یاد دلاتے ہوئے اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جن دوستوں نے اس وقت تک اس معاملہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کو پورا نہ کیا ہو۔ ان کے لئے وقت ہے۔ کہ اپنے بچوں کو قادیان بھجوا کر ہم خرما و ہم ثواب کا موقعہ حاصل کریں۔ قادیان میں خدا کے فضل سے احباب کے بچے نہ صرف دنیوی تعلیم سے متمتع ہوں گے۔ بلکہ دینی تعلیم بھی حاصل کریں گے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات اور آپ کی زندگی بخش صحبت سے بھی فیضیاب ہوں گے پس اگر آپ اپنے امام کی تحریک کو قبول کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ اپنے بچوں کو بیرونی سکولوں کی زہریلی ہوا سے بچانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ اپنی اولاد کے متعلق اس بات کے خواہشمند ہیں کہ وہ دنیا میں ترقی کرنے کے علاوہ دین کے بھی درخشندہ ستارے بنیں۔ اگر آپ یہ آرزو رکھتے ہیں۔ کہ آپ کی نسل بچپن سے ہی مسیح کی محبت اور غیرت کا خمیر حاصل کرے۔ جو اس کے گوشت پوست کا جزو بدن بن جائے تو اپنے بچوں کو قادیان بھیجئے۔ جہاں ان کی ضرورت کے لئے ہر قسم کی درسگاہ موجود ہے یعنی مردانہ درسگاہ بھی ہے اور زنانہ بھی خالص دینی درسگاہ بھی ہے۔ اور ایسی بھی جہاں دینی اور دنیوی تعلیم پہلو بہ پہلو میسر ہے۔

اس وقت قادیان میں جو درسگاہیں سلسلہ کے نظام کے ماتحت جاری ہیں وہ (صنعتی درسگاہوں کو الگ رکھتے ہوئے جن کے متعلق بذریعہ خط و کتابت حالات دریافت کئے جا سکتے ہیں۔) یہ ہیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان مدرسہ احمدیہ قادیان۔ جامعہ احمدیہ قادیان اور نصرت گرلز ہائی سکول قادیان ان چاروں درسگاہوں کے حالات احباب کی اطلاع کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

(۱) تعلیم الاسلام ہائی سکول جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دست مبارک سے رکھی تھی۔ ابتداءً اندرون شہر میں ایک چھوٹی سی عمارت میں تھا۔ اب اس کی شہر سے باہر ایک عالیشان عمارت ہے۔ جس کے ساتھ وسیع بورڈنگ ہاؤس اور کھیلنے کے میدان ہیں۔ اس درسگاہ میں انٹرنس تک مروجہ تعلیم دی جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ دینی تعلیم کا بھی انتظام ہے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے ساتھ ایک بورڈنگ ہاؤس تحریک جدید بھی جاری کیا ہے۔ جس میں بچوں کی اخلاقی دینی اور روحانی تربیت کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔ اور ان کے طبعی قوٰی کی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص ہدایات کے مطابق علمی طریقوں سے تربیت کی جاتی ہے۔ خدا کے فضل سے یہ تجربہ بہت کامیاب ثابت ہو رہا ہے۔ (مفصل قواعد و ضوابط بورڈنگ تحریک جدید کے پراسپکٹس میں درج ہیں۔ جو انچارج صاحب تحریک جدید سے مل سکتے ہیں) تعلیم الاسلام ہائی سکول میں جملہ اخراجات مع فیس مدرسہ ۱۰ سے ۱۵ روپیہ ماہوار تک ہیں:۔

(۲) دوسری درسگاہ مدرسہ احمدیہ ہے۔ جو تعلیم الاسلام ہائی سکول کی سابقہ عمارت میں اندرون شہر واقعہ ہے۔ اس میں دینیات اور علوم عربیہ کی تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصل منشاء کے مطابق دی جاتی ہے۔ اور ساتھ ساتھ ایک مڈل تک انگریزی اور دیگر علوم مروجہ کی تعلیم بھی بقدر ضرورت دی جاتی ہے۔ داخلہ کے لئے پرائمری پاس کی شرط ہے۔ یعنی پرائمری پاس لڑکا اس مدرسہ کی پہلی جماعت میں داخلہ کیا جاتا ہے۔ اور مدرسہ کا کورس سات سال کا ہے۔ اس وقت تک اس سکول میں فیس کوئی نہیں لی جاتی خرچ ماہواری ہر قسم کے طلباء کا خیال رکھتے ہوئے سات روپے ماہوار سے لے کر دس روپے ماہوار تک سمجھا جا سکتا ہے:۔

(۳) تیسری درسگاہ جامعہ احمدیہ ہے جس میں بالعموم مدرسہ احمدیہ کے پاس شدہ طلباء لئے جاتے ہیں۔ یہ دراصل علوم شرقیہ کا ایک کالج ہے۔ جس کے طلباء کی دینی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھنے کے علاوہ ان کو پنجاب یونیورسٹی کے امتحان مولوی فاضل کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ اور ان پاس شدہ طلباء میں سے مبلغین کلاس کے لئے جس کا کورس مزید دو سال کا ہے۔ انتخاب کیا جاتا ہے۔ اس کا خرچ بھی مثل مدرسہ احمدیہ کے ہے۔ کیونکہ اس درسگاہ میں بھی کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ مگر چونکہ لڑکے بڑی عمر کے ہوتے ہیں۔ اس لئے ماہوار خرچ کی اوسط میں کم و بیش دو روپے ماہوار کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہ اخراجات جو بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں خرچ پارچہ جات و کتب شامل نہیں ہے۔

(۴) چوتھی مدرسہ بنات موسومہ "نصرت گرلز ہائی سکول ہے۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ یہ درسگاہ لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ہے جس میں انٹرنس تک تعلیم دی جاتی ہے۔ اس میں بالعموم ان دوستوں کی لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں جو قادیان میں رہائش رکھتے ہوں۔ یا بعض ایسے دوستوں کی لڑکیاں بھی اس جگہ تعلیم پاتی ہیں۔ جو آپ تو قادیان سے باہر رہتے ہوں۔ مگر انہوں نے اپنے اہل و عیال کو قادیان میں رکھا ہوا ہے۔ اور خود وقتاً فوقتاً تشریف لاتے رہتے ہیں۔ افسوس ہے۔ کہ اس درسگاہ کے متعلق ابھی لڑکیوں کے لئے کسی بورڈنگ کا انتظام نہیں ہو سکا۔ پس جو بیرونی دوست اپنے طور پر کوئی انتظام کر سکیں۔ وہ اس درسگاہ میں لڑکیوں کو تعلیم دلا سکتے ہیں۔ اس سکول میں علاوہ مروجہ تعلیم کے دینی تعلیم کا خاص خیال رکھا جاتا ہے:۔

چونکہ اس وقت تعلیمی سال کا آغاز ہے۔ اس لئے احباب کو بہت جلد اپنے بچوں کو داخلہ کے لئے بھجوا دینا چاہیئے۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

یوم التبلیغ کی رپورٹیں

مریح ضلع جالندھر

۲۹ر مارچ موضع شانگہ میں ۱۵ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اور دس افراد کو زبانی تبلیغ کی گئی۔ وہاں سے چک ملانی میں اچھوتوں کی کانفرنس میں تبلیغ کی۔ خاکسار علی بخش سکرٹری مال

عہدی پور

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے انصار اللہ نے وفد کی صورت میں تین چار گاؤں میں تمام دن تبلیغ کی۔ خاکسار محمد حسین سکرٹری

موگا

۲۹ر مارچ دوست ایک وفد کی صورت میں تبلیغ کے لئے روانہ ہوئے۔ اور فیصلہ کیا۔ کہ آج اچھوت اقوام کو تبلیغ کی جائے۔ ان کے کچھ لیڈر گاؤں سے باہر رہتے ہیں۔ ان کے پاس پہونچے۔ ان کو قریباً ایک گھنٹہ تبلیغ کی۔ بعد ازاں ان کو ساتھ لے کر اچھوت اقوام کے محلہ میں پہونچے۔ وہاں ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب اور بعض اور دوستوں نے لیکچر دیئے۔ اچھوت اقوام پر بہت اچھا اثر ہوا۔ بلکہ ان کے ایک لیڈر نے کہا۔ اگر کوئی سچا مذہب دنیا میں ہے۔ تو اسلام ہی ہے۔ (خاکسار شیخ محمد یعقوب)

احراری مولویوں کی بدتہذیبی

حضور نظامِ دکن کو چیلنج!

معزز معاصر روزنامہ حقیقت لکھنؤ اپنے ۱۴ اپریل کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔

احراریوں کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کے مفاد کے لئے سرگرم رہتے ہیں۔ مگر عمل سے اس کی تردید ہوتی ہے۔ سب سے پہلے کشمیری مسلمانوں کے مفاد کے تحفظ کا عذر پیش کر کے ریاست کشمیر کے خلاف ایجی ٹیشن شروع کیا۔ اور مسلمانوں کی ٹولیاں بنا کر کشمیر پر حملے شروع کر دیئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سرحد کشمیر پر ہزاروں مسلمان گرفتار ہو کر داخل زندان کر دیئے گئے۔ اور جب انگریز وزیر اعظم کا تقرر ہو گیا۔ تو مسلمانوں کے ساتھ ساری ہمدردی غفر ہو گئی۔ اسی طرح کپور تھلہ کے مسلمانوں کی ہمدردی میں وزیر اعظم عبدالحمید کے خلاف چڑھائی کر دی۔ اور جب وزیر اعظم علیحدہ ہو گئے۔ اور انگریز وزیر اعظم مقرر ہو گیا۔ تو دل میں ٹھنڈک پیدا ہو گئی۔ مگر مسلمانوں کے مفاد جوں کے توں غیر محفوظ رہے۔ مگر جب برطانوی ہند میں مسلمانوں کے جائز حقوق کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ یا کوئی قومی معاملہ خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے۔ تو احرار کرام اس کے نزدیک آنا گناہ کبیرہ سمجھتے ہیں۔ مثلاً مسجد شہید گنج کا معاملہ دیکھ لیجئے۔ مسلمانوں کے سینے سرکاری فوجوں کی گولیوں سے چھلنی ہوئے۔ احرار گھروں میں دبکے بیٹھے رہے۔ کوئی سامنے نہیں آیا۔ اس پر دعوےٰ یہ ہے۔ کہ ہم اسلام کے شیدائی ہیں۔ مسلمانوں کے مفاد کے محافظ۔ کشمیر اور کپور تھلہ میں اپنی نام نہاد فتوحات دیکھ کر اب اپنی توجہ حکومت نظام کی طرف مبذول فرمائی ہے۔ چنانچہ لودھیانہ سے معاصر "زمیندار" کا نامہ نگار راوی ہے۔ کہ

مجلس احرار کا ایک غیر معمولی جلسہ زیر صدارت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے اپنی تقریر میں حضور نظام خلد اللہ ملکہٗ کی سلطنت کو چیلنج دیا۔ کہ وہ سنبھل جائیں۔ ورنہ مجلس احرار کو اپنی توجہ اس سلطنت کی طرف مرکوز کرنی پڑیگی"

ہم حیران تھے۔ کہ آخر حضور نظام سے ایسا کیا قصور سرزد ہوا۔ کہ ہمارے محترم مولانا کو اپنی توجہ حیدرآباد کی طرف مبذول کرنا پڑی۔ مگر معاصر "انقلاب" کی اطلاع سے معلوم ہوا۔ کہ حضور نظام کا قصور فقط یہ ہے۔ کہ ممدوح نے سر ظفر اللہ خاں کو علی گڑھ یونیورسٹی کورٹ کا ممبر بنا دیا۔ چنانچہ اس خفگی پر مولانا عطاء اللہ شاہ نے اپنی تقریر میں فرمایا۔

"مسلمانو! سُنا کیا ہوا؟ نواب حیدرآباد نے ظفر اللہ کو علی گڑھ یونیورسٹی کا "چانسلر" بنا دیا۔ اب ہمیں حیدرآباد اور علی گڑھ یونیورسٹی کی اینٹ سے اینٹ بجا دینا چاہیئے"

بڑے مولوی صاحب (یعنی مولانا حبیب الرحمٰن) نے فرمایا۔ کہ میں اس نواب کو اعلیحضرت نہیں کہوں گا۔ نہ حضور پُرنور اور نہ نظام کہوں گا۔ اس کا نام لونگا۔ چنانچہ آپ نام ہی لیتے گئے دونوں حضرات نے ریاست حیدرآباد کے خلاف بہت زہر اگلا۔

دیکھی آپ نے ہمارے مولاناؤں کی بدتمیزی۔ ایک ایسے سلطان کی شان میں جس کے خوانِ کرم کے خوشہ چین بڑے بڑے علماء کرام اور اسلامی ادارے ہیں۔ جس کی داد و دہش کا سیلاب عرب عجم۔ شام و فلسطین تک رواں ہے۔ اس کے خلاف یہ جذبات ہیں۔ کاش علماء احرار یہ دیکھ لیتے۔ کہ ہم کس کی شان میں بدتمیزی کر رہے ہیں۔ اور کیا کہہ رہے ہیں۔ آپ قادیانیت کی مخالفت میں جو چاہیں کریں۔ اور جو چاہیں کہیں۔ اس کو اسلام کی جتنی بڑی خدمت قرار دینا چاہیں۔ قرار دیں۔ لیکن کیا اس کی بناء پر ہندوستان کی مایہ ناز اسلامی سلطنت اور مایہ ناز مسلم تاجدار کے خلاف بازاری اور سوقیانہ انداز میں زبان درازی قابل برداشت سمجھی جا سکتی ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ آخر ان احراری علماء کو کیا ہو گیا ہے ان کو کون سمجھائے۔ کہ جو راستہ انہوں نے اختیار کیا ہے۔ وہ ترکستان جاتا ہے۔ اور اگر احراریوں نے اپنا کیمپ حیدرآباد میں قائم کیا تو انکو سخت ہزیمت اٹھانا پڑیگی۔ کیونکہ کوئی مسلمان حضور نظام کے خلاف کسی مفسدانہ تحریک میں کوئی حصہ نہیں لیگا!!

تحریک اتحاد مسلمات

(از محترمہ وزیر بیگم صاحبہ ضیا (ادیب فاضل لاہور)

چند ماہ ہوئے۔ تہذیب نسواں میں صباحی استیاز علی تاج نے اس امر پر زور دیا تھا کہ ہر شہر میں زنانہ انجمنوں کا نام انجمن تہذیب نسواں رکھا جائے یا اس کی بجائے کوئی دوسرا نام چن لیا جائے۔ لیکن سب انجمنوں کا نام یکساں ہو۔ تاکہ ہر جگہ وہی جذبہ کارفرما ہو۔ اور یگانگت یکجہتی اور ہم آہنگی کی لہر تمام ہندوستان میں دوڑنے لگے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ اس نیک تجویز پر لبیک نہ کہا گیا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر جگہ زنانہ انجمنیں انفرادی طور پر مفید کام کر رہی ہیں۔ اور طبقہ نسواں کی فلاح و بہبود کے لئے قابل قدر خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ لیکن یہ ماننا پڑیگا کہ ان کا حلقۂ اثر بہت محدود ہے۔ اور ان کا اثر و اقتدار صرف مقامی ہے۔ کانگرس کی مثال لیجئے ہر شہر ہر ضلع میں کانگرس کمیٹیاں موجود ہیں۔ اور ان کا جال تمام ملک میں پھیلا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ کانگرس کی آواز قصر بکنگھم اور ایوانِ پارلیمنٹ تک جا پہونچتی ہے۔ اور اسے ملک کی نمائندہ جماعت سمجھا جاتا ہے

غالباً انہی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہماری لائق و فاضل بہن فخر نسواں محترمہ خدیجہ بیگم ایم۔ اے۔ ایم۔ او۔ ایل نے آل انڈیا مسلم ومن کانفرنس کی داغ بیل ڈالی ہے۔ میری ناقص رائے میں تمام زنانہ انجمنوں کو اس سے الحاق کر لینا چاہیئے۔ اس صورت میں وہ اپنے پسندیدہ ناموں پر انجمن جاری رکھکر ایک مرکزی جماعت سے تعلق پیدا کر لیں گی۔ اور ملک کے بکھرے ہوئے موتی ایک لڑی میں منسلک ہو جائیں گے۔ ہر مرکزی جماعت کا کوئی "بلیٹین" رسالہ یا آرگن ہوتا ہے۔ جس کے ذریعہ وہ ضروری اطلاعات تمام شاخوں کو پہونچا دیتی ہے۔ لیکن ہمیں اس خدمت کے لئے کوئی الگ رسالہ نکالنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ ہفتہ وار یا ماہوار زنانہ رسائل و اخبارات اس وقت کافی تعداد میں موجود ہیں۔ وہ یقیناً کانفرنس کی کارروائی کے لئے بخوشی اپنے چند صفحات وقف کر دیں گے۔

میں ذاتی طور پر مندرجہ ذیل بہنوں سے اپیل کرتی ہوں۔ کہ وہ اس تجویز کو عملی جامہ پہنائیں اور اس بارے میں سبقت کر کے دوسری انجمنوں کے لئے نیک مثال قائم کر دیں (۱) محترمہ بلقیس فاطمہ بیگم سیکرٹری و بانی انجمن خواتین گوالیار (۲) محترمہ سردار محمدی بیگم صدر انجمن تہذیب نسواں لونسی ضلع قلابہ (۳) محترمہ دیوان زادی نادر جہاں بیگم طاہرہ صدر انجمن تہذیب نسواں سیوتی (۴) انجمن اصلاح الخواتین میرٹھ۔

سید کشفی شاہ صاحب نظامی کی تحریک اتحاد اسلامی کا مطلب بھی یہی ہے۔ کہ مسلمان نفاق کے بُت کو توڑ ڈالیں۔ تو ہر کام میں نصرت الٰہی حاصل ہو سکتی ہے۔ سو جب مسلمان خواتین میں اجتماعی قوت پیدا ہو جائے گی۔ تو ان کی ذلت کے ایام بھی ختم ہو جائیں گے۔ اس زمانہ میں جب کہ رائے دہندگی کا حق عورتوں کو دیا جا رہا ہے۔ متحد ہونے کی سخت ضرورت پیدا ہو گئی ہے۔ ورنہ نئے دستورِ اساسی سے طبقہ نسواں کو خاک بھی فائدہ نہ پہونچے گا۔ اور ان کا اسمبلی اور کونسل میں جانا محض پتلی کا تماشا ہے۔ طوطی کی آواز نقار خانہ میں کون سنے گا۔ کیا زنانہ انجمنیں اس پُرآشوب زمانے میں متحدہ محاذ قائم کرنے اور بے بسی کی داستان ختم کرنے کے لئے تیار ہیں؟

نانوڑ (بنگال) میں لیکچر

میں چھ مارچ نانوڑ پہنچا۔ جناب ابوالقاسم خان صاحب چودھری اور ابوالعاصم خانصاحب چودھری برادران جناب خان بہادر ابوالہاشم خانصاحب

امیر بنگال پراونشل احمدیہ ایسوسی ایشن نے ۷ مارچ ایک اجلاس منعقد کرنیکا انتظام کیا۔ جس میں معززین کو شرکت کی دعوت دیگئی۔ خاکسار اور جناب خان بہادر ابوالہاشم صاحب چودھری نے تقریریں کیں۔ جن سے سامعین کے دلوں میں احمدیت کے متعلق دلچسپی پیدا ہو گئی ہے

اسلامی ممالک کی دلچسپ خبریں اور اہم کوائف

دردانیال کی قلعہ بندی

استنبول (بذریعہ ہوائی ڈاک) حکومت جمہوریہ ترکیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو۔ معاہدہ لوزان کو منسوخ کرایا جائے۔ اور دردانیال میں فوجیں بھیج دی جائیں۔ چنانچہ اس مجوزہ اقدام کے متعلق حکومت نے مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ کو اطلاع دیدی ہے۔ اور لکھا ہے کہ جرمنی کے رائن لینڈ پر دوبارہ قابض ہوجانے کے نتیجہ میں یورپ کی سیاسی صورت جس رنگ میں پُرخطر ہوگئی ہے۔ اس کے پیش نظر حکومت ترکیہ کا یہ فیصلہ بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے ترکی کے سیاسی حلقوں میں اس امر کا پُرزور طریق پر اظہار کیا جارہا ہے۔ کہ ترکی کی یہ انتہائی خواہش ہے۔ کہ وہ ان بین الاقوامی ذمہ داریوں کا جو اس پر عائد ہوتی ہیں۔ احترام کرے۔ اسی لئے ان کی پہلی کوشش یہ ہوگی کہ اپنے مقصد کے حصول کے لئے آبنائے باسفورس کے نظم ونسق اور گیلی پولی کی قلعہ بندی کے متعلق معاہدہ میں ترمیم کرنے کے لئے گفت وشنید کے ذرائع اختیار کرے۔ لیکن اگر گفت وشنید ناکام رہی۔ تو حکومت معاہدہ کی تنسیخ کا اعلان کردے گی۔

بندرگاہ استنبول کیلئے خطرہ

استنبول (بذریعہ ہوائی ڈاک) اس خبر سے کہ ایک جدید قسم کی قلعوں کو اڑانے والی آتشیں معدن (Mine) بحیرہ اسود میں سے آبنائے باسفورس کی طرف آرہی ہے۔ سخت تشویش پیدا ہوگئی ہے۔ یہ اطلاع ایک برطانی جہاز کے کپتان نے جو خود اس سے بال بال بچا تھا۔ بندرگاہ استنبول کے ارباب اختیار کو دی ہے۔ اس وقت تک حکام کی تحقیق وتفحص بے فائدہ ثابت ہوئی ہے لیکن ان تمام جہازوں کو جو آبنائے باسفورس سے گذرتے ہیں اس امکانی خطرہ سے مطلع کردیا گیا ہے۔ افواہ ہے کہ یہ معدن ایک روسی فیلڈ کی ہے۔ اور غفلت کی وجہ سے اسے کھلا چھوڑ دیا گیا ہے

جدہ اور ریاض کے درمیان سلسلہ ہوائی ڈاک

جدہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) معلوم ہوا ہے شاہ ابن سعود نے جدہ اور ریاض کے درمیان ہوائی ڈاک کا سلسلہ جاری کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ جس سے ڈاک کی آمد ورفت میں بہت اصلاح ہوجائے گی۔ جس کی سخت ضرورت ہے اس سروس کے ذریعہ نئے ہوابازوں کی بھی باقاعدہ طور پر تربیت کی جائے گی۔ اور یہ ہواباز فن پرواز میں طاق ہوکر نئے بھرتی ہونے والوں کی تربیت کرسکیں گے۔

فلسطین میں اخبارات پر کڑی پابندیاں

یروشلم (بذریعہ ہوائی ڈاک) حکومت فلسطین نے ایک جدید قانون مطابع پاس کیا ہے۔ جس کی رو سے برطانوی ہائی کمشنر کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ ہر اس اخبار کے خلاف کارروائی کرسکتا ہے جو حکومت کی پالیسی پر نکتہ چینی کرتا ہو۔ معلوم ہوا ہے۔ عرب قومیت پرستوں میں اس قانون کی وجہ سے سخت بے چینی پھیل گئی ہے۔ اور یہ بے چینی اور بے اطمینانی بالخصوص ان اہم مسائل کے پیش نظر پیدا ہوئی ہے۔ جن کا مستقبل قریب میں ان کے ملک میں آئینی حیثیت کے متعلق فیصلہ کیا جانے والا ہے۔

فلسطین کی مجوزہ کونسل کے متعلق برطانوی یہودیوں کا رویہ

لنڈن (بذریعہ ہوائی ڈاک) یہودیوں کے اس طبقہ نے جو برطانی حصوں میں رہتا ہے۔ یہودیوں کی طرف سے جو عرضداشت پیش کی تھی۔ وہ منظر عام پر آگئی ہے۔ اس کے اہم اعتراض فلسطین کے مجوزہ آئین کے متعلق ہیں۔ اس میں لکھا ہے۔ "یہ نہایت اندوہناک بات ہوگی۔ کہ وہ ترقیات جو اس وقت بسرعت فلسطین میں ظہور پذیر ہورہی ہیں مجوزہ کونسل ایسے اختلال پیدا کرنے والے عنصر سے رک جائیں۔ لیجسلیٹو کونسل کے قیام کے لئے ضروری مبادیات یعنی انتخاب میں شمولہ اصول کا آبادی کے تمام طبقات کے نمائندوں کی طرف سے قبول کیا جانا ضروری ہے۔ اختیارات وضع قوانین ایسے ادارہ کے سپرد کئے جائیں گے۔ جس میں یہودی ایجنسی کو راہ داخل نہ ہوگا۔ مزید برآں لیجسلیٹو کونسل سے عرب رہنماؤں کے لئے عوام الناس میں شورش اور ہنگامہ پیدا کرنے کی سہولتیں پیدا ہوجائیں گی۔ اور یہ بات آبادی کے ان دو حصوں کی درمیانی خلیج کو اور زیادہ وسیع کرنے پر منتج ہوگی"۔

عرضداشت میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ مرکزی لیجسلیچر کے قیام سے پہلے تمہید کے طور پر لوکل سیلف گورنمنٹ کے اداروں کا کامیابی اور قابلیت کے ساتھ چلایا جانا نہایت ضروری ہے لیکن یہ امر ظاہر ہے کہ اس وقت تک آبادی کے بڑے حصہ کو آئین حکومت اور نظم ونسق کے طریقوں کے متعلق عملی طور پر واقفیت کرنے کی طرف کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔

یوگوسلاویہ کے مسلمانوں کی مذہبی تنظیم

بلگریڈ (بذریعہ ہوائی ڈاک) گورنمنٹ یوگوسلاویہ نے مسلمانان ملک کی تنظیم کے متعلق جدید قوانین پاس کئے ہیں۔ ان کی تفصیلات اب منصئہ شہود پر آئی ہیں۔ ان احکام کے رو سے مسلمانوں کی مذہبی جماعت کا مرکز بلگریڈ سے سراجیوو منتقل کردیا گیا ہے۔ یوگوسلاویہ کی تمام مسلمان رعایا میں سے ہر اس شخص کو جس کی اکیس سال عمر ہوگی۔ یہ حق حاصل ہوگا۔ کہ وہ جماعت کی اپنی اپنی اسمبلیوں کے لئے بلاواسطہ ووٹ دے سکے۔ مسلمانوں کا سردار رئیس العلماء وزیر انصاف کی تجویز پر اور وزیر اعظم کے اتفاق سے بادشاہ کے حکم سے نامزد ہوا کرے گا۔ مذہبی املاک کے متعلق مسلمانوں کو اگرچہ آزادانہ قبضہ نہیں دیا گیا تاہم وہ اوقاف مذہبی اور رفاہ عام کے کاموں کے لئے کامل طور پر استعمال کئے جاسکیں گے اور ان کو ان کے حق ملکیت سے کبھی محروم نہیں کیا جاسکے گا۔ اسلامی مذہبی تعلیم ابتدائی، ثانوی اور صنعتی سکولوں کے تمام مسلمان طلبا کے لئے لازمی قرار دی گئی ہے مذہبی تعلیم دینے والے معلم "علمائے مجلس" کی سفارش کے مطابق مقرر کئے جایا کریں گے مسلمانوں کے مذہبی سکولوں کو کامل آزادی دی گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان احکام سے مسلمان پوری طرح مطمئن ہوگئے ہیں۔

جماعت احمدیہ جموں کا سالانہ جلسہ

یکم اپریل۔ ۸½ بجے شام سے ۱۲ بجے تک حویلی گردانہ (حال خواجہ کرم داد صاحب) میں انجمن احمدیہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ شہر میں بذریعہ اشتہارات اور منادی وغیرہ پہلے اطلاع کردی گئی تھی۔ جلسہ کی کارروائی زیر صدارت ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے (آف جموں) ہوئی۔ مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل نے تلاوت قرآن شریف کی۔ ازاں بعد حسن صاحب رہتاسی نے اپنی ایک دلچسپ نظم پڑھی۔ اس کے بعد جناب شیخ رحمۃ اللہ صاحب شاکر نے جماعت احمدیہ اور احرار کے موضوع پر نہایت دلچسپ پیرایہ میں تقریر کی۔ اور بتلایا کہ احرار اگرچہ دجل وفریب سے جماعت احمدیہ کو بدنام کررہے ہیں۔ لیکن بالآخر انشاء اللہ صداقت دنیا پر ظاہر ہوکر رہے گی۔ اور ہر وہ جماعت جو جماعت احمدیہ کے مقابل پر کھڑی ہو۔ وہ خدا کے فضل سے ناکام رہے گی۔ شاکر صاحب کی مؤثر تقریر کے بعد گیانی واحد حسین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے "اسلام اور دیگر مذاہب" کے موضوع پر اپنے مخصوص انداز میں تقریر فرمائی۔ گیانی صاحب کا طرز بیان نہایت مؤثر اور دلکش تھا۔ اور جب تک آپ تقریر کرتے رہے حاضرین ہمہ تن گوش ہوکر آپ کی تقریر سنتے رہے آپ نے مختلف مذاہب کا موازنہ کرکے بتلایا۔ کہ انہیں اسلام کیوں پیارا ہے۔ اور بغیر کسی مذہب پر حملہ کئے جو ہمارے مبلغین کا خاصہ ہے۔ اسلام کی خوبیاں حاضرین کے سامنے پیش کیں۔ اگرچہ مولوی ابوالعطا اللہ دتا صاحب جالندھری مبلغ بلاد عربیہ کی طبیعت ناساز تھی۔ اور سیالکوٹ اور لکھنؤ میں متعدد اور متواتر تقریریں کرنے سے گلا بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن حاضرین کی خواہش پر آپ نے بھی ایک مختصر لیکن جامع اور پر معارف تقریر فرمائی۔ اور سب سے آخر حضرت زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت وتبلیغ سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ بھی چند منٹ اپنے خیالات سے مستفید فرمائیں۔ چنانچہ حاضرین کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے جناب شاہ صاحب نے بھی برعایت وقت ایک مختصر سی تقریر فرمائی جس میں احمدیوں اور غیر احمدیوں میں فرق بتایا۔ اور جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ صاحب صدر ہر تقریر کے بعد پبلک کو سوالات کی عام اجازت دیتے تھے۔ لیکن کسی صاحب نے کوئی اعتراض نہ کیا اور خدا تعالیٰ

وصیتیں

نمبر ۳۴۶۶:۔ منکہ فضل النساء بیوہ مستری نظام الدین صاحب قوم شیخ چاولے عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن لاہور بیرون دہلی دروازہ کوچہ مسجد احمدیہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۷ رجون ۱۹۳۱ء حسب وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی

(۳) میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ایک مکان مبلغ دو ہزار روپیہ میں بمقام مصری شاہ متصل لاہور میرے پاس رہن ہے۔ زیور و دیگر سامان خانگی مبلغ چھ صد روپیہ:

العبد:۔ نشان انگوٹھا فضل النساء۔ گواہ شد:۔ محمد حسین قریشی لاہور ۶/۱۳ ۔ گواہ شد:۔ عبید اللہ جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ لاہور ۶/۱۳

نمبر ۴۵۴۵:۔ منکہ حمیدہ بیگم زوجہ ڈاکٹر عبدالحمید قوم راجپوت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری وفات کے وقت جس قدر جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ زیور طلائی بوزنی ۳۰ تولہ ہے۔

۲۔ زمین سکنی سفید نزد محلہ دارالانوار ۳ کنال ۱۲ مرلہ قیمتی -/۱۰۰۰ روپیہ۔ جو میرے خاوند نے بعوض مہر مجھے دی ہوئی ہے۔

العبد۔ حمیدہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ عبدالحمید خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ عبدالغنی بقلم خود الیکٹر کل انچارج ریلوے لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

انگورہ ۱۶ اپریل۔ دول بلقان کی کانفرنس جس میں یونان۔ رومانیہ۔ یوگوسلاویہ اور ترکیہ کے نمائندے موجود تھے۔ یورپ کے موجودہ حالات پر گفت و شنید اور بحث و تمحیص ہوتی رہی۔ اس کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ مجلس اقوام میں دول بلقان ایک دوسرے کی تجاویز کی مخالفت نہ کریں۔

کابل ۱۶ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ افغانستان اور جرمنی میں ایک معاہدہ طے پایا ہے اس معاہدہ پر وسط مئی میں دستخط ثبت کر دئیے جائیں گے۔ یہ معاہدہ سردار فیض محمد خان وزیر خارجہ افغانستان اور ہر ہٹلر کی ملاقات کا نتیجہ بیان کیا جاتا ہے۔ جو گذشتہ فروری میں ہوئی تھی۔

طہران ۱۶ اپریل۔ اکثر حلقوں میں یہ افواہ گشت لگا رہی ہے۔ کہ ایران میں لاطینی رسم الخط کی تدریج آئندہ موسم گرما تک ملتوی کر دی گئی ہے۔

استنبول ۱۶ اپریل۔ حکومت فرانس نے ترکی سے ۳۰ لاکھ گنی کا لوہا اور کوئلہ خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت فرانس نے یہ رقم انگورہ کے سنٹرل بنک میں جمع کرا دی ہے۔

ٹورن (اٹلی) ۱۶ اپریل۔ ایک طیارہ جو ٹورن سے میلان جا رہا تھا۔ ٹورن سے تیس میل کے فاصلہ پر گر گیا جس کے نتیجہ میں سات اشخاص ہلاک ہوئے۔

بمبئی ۱۶ اپریل۔ آج ہز ایکسیلینسی لارڈ ولنگڈن اور لیڈی ولنگڈن ایک سپیشل ٹرین کے ذریعہ بمبئی پہنچے۔ کل بروز ہفتہ ان کی لنڈن کو واپس روانگی کا اعلان آئندہ نشر و اشاعت کے لئے ملک میں پھیلایا جائے گا۔

پشاور ۱۶ اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اعلیحضرت ظاہر شاہ تاجدار افغانستان نے افغانستان کے ہندوؤں کے مندروں کی مرمت کے لئے چودہ ہزار روپیہ کی رقم کی منظوری دی ہے۔

عدیس آبابا ۱۶ اپریل۔ شمالی محاذ سے آنے والے قاصدوں کا بیان ہے کہ اہل حبشہ نے ایک بار پھر اطالویوں کو زیر دست شکست دی ہے۔ گذشتہ یک شنبہ کو شاہ حبشہ نے بیس ہزار چیدہ سپاہیوں کا لشکر لے کر جھیل آشنگی کے جانب جنوب مغرب حملہ کر دیا۔ جو اطالویوں کے لئے بلائے ناگہانی ثابت ہوا۔ چنانچہ اس لڑائی میں علاقہ ایریٹریا کے دو ہزار سپاہی اور چار سو سفید فام اطالوی ہلاک ہو گئے گذشتہ شب ملکۂ حبشہ نے لاسلکی پر تمام دنیا سے انسانیت کے نام پر اٹلی کے ناقابل برداشت اور بہیمانہ مظالم کے متعلق اپیل کرتے ہوئے درخواست کی ہے کہ موجودہ مصائب سے حبشہ کی نجات کے لئے دعا کی جائے۔

انقرہ ۱۶ اپریل۔ رومانیہ فرانس اور ترکی طیارہ ران کمپنیوں میں ایک معاہدہ ہوا ہے جس کی رو سے پیرس بخارسٹ اور استنبول کے درمیان ہوائی سروس شروع ہو جائیگی۔ ہوائی ڈاک کے طیارے استنبول سے براستہ انگورہ دمشق جایا کریں گے۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ حکومت حبشہ کی طرف سے سرکاری طور پر اس خبر کی تردید کر دی گئی ہے کہ اطالویوں نے ڈسیی پر قبضہ کر لیا ہے۔

ڈائر ڈوا ۱۶ اپریل۔ اوگاڈن کے محاذ جنگ سے خونریز جنگ کی اطلاع موصول ہوئی ہے اس محاذ پر حبشی افواج کی قیادت غازی حبیب پاشا کر رہے ہیں۔ راس نصیبو نے چیدہ چیدہ فوجی دستوں سے اس محاذ پر لڑنے والے حبشی عساکر کی امداد کی۔ شدید بمباری کے باوجود حبشی افواج میدان میں ڈٹی رہیں۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ اطالیہ کے معاملہ میں پیچیدگی پیدا ہو جانے پر کافی بے چینی کا اظہار کیا جا رہا ہے اور اس کی تمام تر ذمہ واری مسٹر سٹینلے بالڈون اور مسٹر نیویل چیمبرلین پر عائد کی جا رہی ہے۔ اخبار "مارننگ پوسٹ" نے اپنے مقالہ افتتاحیہ میں لکھا ہے "وقت آ گیا ہے کہ حکومت صاف لفظوں میں بتائے کہ آیا وہ اطالیہ کے جارحانہ اقدامات کے قلع قمع کے لئے میدان عمل میں کود کر جرمنی کے حق میں جو مفید اسباب پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کا خاتمہ کرنے کے لئے تیار ہے یا وہ جنیوا اور دیگر مقامات پر اپنے متعلق تمام سخت الفاظ سن کر خاموش ہو جانے کا ارادہ کر چکی ہے"

جنیوا ۱۶ اپریل۔ حبشہ میں قیام امن کے متعلق صورت حالات نہایت مایوس کن اور نازک ہو گئی ہے۔ میڈریاگا اور بیرن الوئسی کی ملاقات کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا۔ میڈریاگا اور ایونل کے پاس کوئی ایسی ٹھوس چیز نہیں ہے جسے وہ تیرہ ارکان کی مجلس میں پیش کر سکیں۔ اس لئے اطالیہ کو اپنا طرز عمل ظاہر کرنے کے لئے چوبیس گھنٹوں کی مہلت دی جائے گی۔ اگر اس نے اپنے رویہ میں تبدیلی نہ کی۔ تو یہ معاملہ اٹھارہ نمائندوں کی مجلس میں پیش کر دیا جائے گا۔

پیرس ۱۶ اپریل۔ فرانس کا ایک اخبار رقمطراز ہے۔ کہ اگر حکومت برطانیہ جرمنی پر دباؤ ڈالنے سے گریز کر رہی ہے تو اس کا واحد سبب یہ ہے۔ کہ فرانس اطالیہ کی حمایت کر کے اجتماعی قوتوں کے سر پر ضرب کاری لگا رہا ہے۔ حکومت فرانس کو اسی قسم کا طرز عمل اختیار کرنے سے مجتنب رہنا چاہئے۔ جو برطانیہ کو جنیوا میں صاف طور پر اپنا رویہ ظاہر کر دینے پر مجبور کر دے۔

گجرات ۱۶ اپریل۔ موضع گھگھر کلاں میں فرقہ وارانہ فساد کا خدشہ پیدا ہو جانے سے پولیس نے ۹۰ اشخاص کو جن میں ۴۱ ہندو اور ۴۹ مسلمان ہیں۔ زیر دفعہ ۱۵۱ ضابطہ فوجداری گرفتار کر لیا ہے۔

کلکتہ ۱۶ اپریل۔ جگادل کے کارخانوں میں ڈیڑھ ہزار مزدوروں کی ہڑتال جاری ہے کل مالکان کارخانہ اور صدر لیبر یونین کے درمیان گفت و شنید کا سلسلہ شروع ہوا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ہڑتال ختم ہو جائے گی۔

انگورہ ۱۶ اپریل۔ حکومت ترکیہ نے مصر۔ دمشق۔ سالونیکا۔ اور سینبرگ میں منعقد ہونے والی نمائشوں میں شرکت کا فیصلہ کر لیا ہے۔ وزیر اقتصادیات نے اس کے لئے ایک خاص رقم منظور کی ہے۔

امرتسر ۱۶ اپریل۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۴ آنے ۹ پائی سے ۲ روپے ۸ آنے تک۔ نخود حاضر ۴ روپے۔ سونا دیسی ۵۵ ۳۴ روپے ۱۲ آنے اور چاندی دیسی ۵۱ روپے ۱۴ آنے ہے۔

لاہور ۱۶ اپریل۔ مسجد شہید گنج کے دیوانی مقدمہ میں ڈاکٹر عالم کی بحث کا آج دوسرا دن تھا۔ چونکہ مسٹر سبیل ڈسٹرکٹ جج بوجہ علالت طبع عدالت میں نہ آ سکے۔ اس لئے مقدمہ بغیر کسی مزید کارروائی کے کل پر ملتوی ہو گیا۔

امرتسر ۱۶ اپریل۔ ماسٹر تارا سنگھ نے اخبارات میں بیان دیا ہے۔ جس میں مسجد شہید گنج کمیٹی کے متعلق اپنی غیر مصالحانہ روش کا اعلان کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ مجھے اس کمیٹی کے دو جلسوں میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ لیکن میں نے سمجھا۔ کہ یہ تمام کارروائیاں فضول اور بے فائدہ ہیں۔ کیونکہ اب مصالحت کا کوئی امکان باقی نہیں رہا۔

پشاور ۱۶ اپریل۔ ملک کی آئندہ تبدیلیوں کے پیش نظر سرحد کونسل کی میعاد ۳۱ مارچ ۱۹۳۷ء تک بڑھا دی گئی ہے۔

نئی دہلی ۱۶ اپریل۔ آج اسمبلی کے اجلاس میں شری نیتہ مورتی کے سوال کے جواب میں سر جیمز گرگ نے بیان کیا۔ کہ وزیر ہند کو ایوان کی اس خواہش سے اطلاع دے دی گئی ہے۔ کہ میئر کمیٹی کی رپورٹ پر کسی قسم کا فیصلہ صادر کرنے سے پہلے اسمبلی سے مشورہ کر لیا جائے۔

نئی دہلی ۱۶ اپریل۔ آج مسٹر نعمان نے اسمبلی میں ایک قرارداد پیش کی۔ کہ چاولوں کی درآمد پر ایک روپیہ فی من اور دھان پر آٹھ آنہ فی من محصول مقرر کیا جائے سر گرجا شنکر باجپائی نے اس قرارداد کی مخالفت کی۔ قرارداد ۶۴ ووٹ کی موافقت اور ۵۴ کی مخالفت سے منظور ہو گئی۔

کراچی ۱۶ اپریل۔ آج سے کراچی کے ٹیکسی ڈرائیوروں نے بھی ہڑتال کر دی ہے۔ جس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے کاروں کا بیمہ کرنے کا حکم دیا تھا

لکھنؤ ۱۶ اپریل۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے کانگرس کے نئے کابینہ کی تشکیل کا اعلان کر دیا ہے۔ اچاریہ کرپلانی سکرٹری ہیں۔ اور ارکان میں مولانا ابوالکلام آزاد کا نام بھی شامل ہے

لنڈن ۱۶ اپریل۔ کل مسٹر ریمزے میکڈانلڈ سابق وزیر اعظم برطانیہ کا اپریشن کیا گیا جو نہایت کامیاب رہا۔ آپ صحتیاب ہو رہے ہیں۔

استنبول ۱۶ اپریل۔ یہ خبر گشت لگا رہی ہے کہ ترکی کی پارلیمنٹ اس بات پر غور کر رہی ہے کہ

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی